قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵	۲۸ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش	۸ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ	۲۸ جون سنہ ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۵۲

مدینة المسیح

قادیان ۲۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی عام صحت تو اچھی ہے۔ لیکن آج سر درد کی شکایت ہوگئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی چند روز سے بعارضہ درد ریح بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہندوستان کی قومی زبان

آل انڈیا ہندوستانی پرچار سبھا کے سیکرٹری مسٹر اگروال نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر پاکستان میں اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ تو پھر ہندوستان میں ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کی تحریک کو روکا نہ جاسکے گا۔ اور ہندوستانی کی بجائے ہندی کی ترویج ناگزیر ہو جائیگی" اگر ہندوستانی اسی زبان کا نام ہے جو اس نام سے آجکل آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی جاتی ہے۔ تو ہم نہیں سمجھتے کہ اور پھر ہندی" کس کو کہتے ہیں۔ آجکل جس زبان میں خبریں نشر ہو رہی ہیں۔ وہ اتنی نامانوس اور ادق سنسکرتی الفاظ سے پُر ہوتی ہے۔ کہ ہمیں یقین ہے کہ عام ہندی لکھنے پڑھنے والے لوگ بھی اسکو مشکل ہی سے سمجھتے ہونگے۔ روز بروز ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دو چار سنسکرت کے مشکل نئے الفاظ ایسے ٹھونس دیئے جاتے ہیں۔ کہ اب شائد کوئی سنسکرت کا عالم ہی ان خبروں سے مستفید ہوتا ہوگا۔ ورنہ ہمیں تو یقین ہے کہ پنڈت نہرو جی بلکہ خود سردار پٹیل بھی جو ایسے زبان ملکی زبان پر جراحی کے اس عمل کے ذمہ دار ہیں۔ ان خبروں کو سنسکرت کی لغات کے مشورہ بغیر نہیں سمجھ سکتے ہونگے

اگر مسٹر اگروال صاحب اسی ہندوستانی کو ہندوستان کی عام ملکی زبان بنانا چاہتے تھے۔ اور اب پاکستان کی سندیں جو اردو کو ملکی زبان بنائے گا۔ وہ ہندی کی تحریک کو نہیں روک سکیں گے تو ہماری طرف سے ان کو اجازت ہے۔ کہ وہ ہندی کی تحریک کو ہرگز نہ روکیں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو ویدک سنسکرت کو ترویج دینے اور ہندوستان کی ملکی زبان بنانے کی کوشش میں منہمک ہو جائیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس ملک کی کشتی اس وقت تک بھنور ہی میں رقصاں رہے گی۔ جب تک ہندوستان کی باگ ڈور کانگرسیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کانگرس کے کرتا دھرتا دیکھ جاتی ہندو ہیں گے ہندوستانی کے فریب میں ہندی ہی نہیں بلکہ خالص سنسکرت جو مدت سے متروک ہو چکی ہے۔ ملک کے دماغوں میں ٹھونسنے کی متعصبانہ سعی و کوشش نہ صرف یہ کہ ہندوستان کو دوسرے مشرقی ممالک سے جن میں فارسی۔ عربی اور ترکی رائج ہے منقطع کردیگی۔ بلکہ ملک کے اندر بھی تشتت و تفرق کی خلیجیں زیادہ وسیع کردے گی۔ صرف ایک سلیس اور سادہ اردو زبان ہی ہے۔ جو ہندوستان کے تمام حصوں میں بطور عام زبان کے سمجھی جاتی ہے۔ خود اردو ایک ایسا لفظ ہے جس کو کسی مذہب یا ملک سے تعلق نہیں۔ چلو یہ بھی نہ سہی۔ اس عام فہم زبان کو ہندوستانی ہی کہہ لیں۔ لیکن ہندوستانی کو اردو اور ہندی کے درمیان ایک تیسری زبان بنا کر اس کو بالکل سنسکرت بنا دینے کا نام عام فہم زبان کی پرورش و پرداخت نہیں کہلا سکتا۔ نام کچھ بھی رکھا جاتا۔ مگر ہوں عام فہم زبان کو قدرتی طور پر

فِي مَدْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

من حضرت مسیح الموعود علیہ السلام

يَا بَدْرَنَا يَا آيَةَ الرَّحْمٰنِ
اے ہمارے بدر اے رحمٰن کے نشان

أَهْدَى الْهُدَاةِ وَأَشْجَعَ الشُّجْعَانِ
سب ہادیوں سے بڑھ کر ہادی اور سب بہادروں سے بڑھ کر بہادر

أُرْسِلْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ مُّحْسِنٍ
خداوند کریم کی طرف سے بھیجا گیا

فِي الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ
خوفناک فتنے اور طغیان کے وقت

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهِ وَجَمَالِهِ
اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگی دل کے

وَجَلَالِهِ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ
سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَا شَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى
بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیر الورٰی

رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْأَعْيَانِ
برگزیدہ کرام اور چیدۂ اعیان ہیں

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ
ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچ گئی ہیں

خُتِمَتْ بِهِ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ
اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَمُقَدَّسٍ
آپ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں

وَبِهِ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوحَانِي
اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر ناز ہے

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
اے میرے رب اپنے اس نبی پر ہمیشہ درود بھیج

فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِي
اس دنیا میں بھی اور دوسرے بعث میں بھی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

پھولنے پھلنے دیا جاتا۔ اور اس کو عمداً سنسکرتی بنانے کی کوشش نہ ہوتی۔ تو واقعی ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ایسی زبان تمام ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ جو الفاظ اس زبان میں بالکل عام ہو گئے ہیں۔ خواہ وہ الفاظ سنسکرت کے ہوں یا عربی یا کسی اور زبان کے ان کو توں کا توں رہنے دیا جاتا۔ ہاں اگر کسی نئے لفظ کی ضرورت پڑتی۔ تو خواہ کسی زبان سے لیا جاتا۔ لے لیا جاتا۔ سنسکرت ہوتی یا لاطینی۔ اردو زبان میں یہی خوبی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ جو قدرتاً پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس میں ہر زبان کا لفظ سما سکتا ہے۔ اس میں بنیادی الفاظ حروف اور افعال وغیرہ تو خالص ہندی ہیں۔ البتہ اسماء عربی ہندی فارسی۔ انگریزی۔ ترکی سنسکرت الغرض بیسیوں زبانوں کے اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس طرح ہندی کا حصہ تو اس میں پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ سلیس اور عام فہم اردو میں چالیس فی صدی سے زیادہ الفاظ ہندی کے ہوں گے۔ باقی تمام دنیا کی دوسری زبانوں کے ہیں۔

اب ایسے فارسی اور عربی الفاظ کو جو مردوں میں نہیں بلکہ ہندو عورتوں کی زبانوں پر بھی چڑھے ہوئے ہیں نکال کر ان کی جگہ سنسکرت کے مشکل اور مردہ الفاظ رکھ کر کہنا کہ ہم ہندوستانی زبان بنا رہے ہیں۔ پرلے درجے کی ہٹ دھرمی ہے اور پھر یہ دھمکی دینا کہ ہندی کی تحریک کو نہیں روکا جا سکے گا۔ ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

یہ اگر ... صاحب کا یہ خیال ہے ... کہ آسان ... اور عام فہم الفاظ جیسے وقت۔ وزارت۔ صوبہ ... سرحد وغیرہ کی جگہ ... منڈل۔ ... سما چار ... اور ... وغیرہ جن کو ہندوستان کے بیچارے عام ہندو کانوں نے بھی نہیں سنا۔ استعمال کر کے وہ کوئی ایسی زبان بنا لیتے ہیں۔ جو ہندو اور مسلمان آسانی سے سمجھ لیا کریں گے۔ تو یہ نئی زبان ہندوستانی زبان ہے۔ ... ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ وہ زبان کی گتھی کو سلجھا نہیں رہے۔ بلکہ الٹا اور بھی الجھا رہے ہیں۔ ایک یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ آل انڈیا ریڈیو میں اقتدار ہی ہے۔ تو بیچارے عربی اور فارسی الفاظ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

(گذشتہ سے پیوستہ)

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

(مرتبہ چودھری منیر احمد صاحب ونیس)

پھر آپ تبلیغ کے میدان میں اترے۔ اور لوگوں کو خدائے واحد سے روشناس کرانا چاہا۔ مگر مکہ کی مشرک فضا نے اس آواز کو خوشی سے قبول نہ کیا۔ اور مخالفت پر اتر آئی۔ اکثر لوگوں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ چند روز تک خود بخود اس کا دماغ ٹھکانے آجائیگا۔ کسی نے مال کا حریص اور کسی نے شہرت کا طالب قرار دیکر بے اعتنائی برتی۔ مگر آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو کر کے لوگ آپ کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ اور مکہ کے جگر گوشے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ چھاڑ آپ کی غلامی کا دم بھرنے لگے۔

جب معاملہ بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ تو مکہ والوں نے محسوس کیا۔ کہ یہ معاملہ تو خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اب اسے ڈنڈے سے سیدھا کرنا چاہیئے۔ تب انہوں نے اس مٹھی بھر جماعت پر قسما قسم کے مظالم ڈھانے شروع کئے۔ اور بالخصوص غلاموں کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنالیا۔

اس موقع پر امام کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہوتا ہے۔ کہ مبادا اس کے متبعین اس موقع پر کمزوری دکھا جائیں۔ اور ان مظالم کی تاب نہ لا سکیں۔ مکہ کا قانون غلام کے لئے ہر ظلم اور ہر سزا روا سمجھتا تھا۔ اور رسول کریم ان کو مظالم سے چھڑانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کو ہر وقت یہی خطرہ رہتا۔ کہ مبادا یہ پھسل جائیں۔ مگر جب کفار ان غلاموں پر مظالم توڑ رہے تھے۔ تو عرش سے اللہ تعالیٰ پکار رہا تھا۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بے شک تو تو مظالم سے ان کو چھڑا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی تو ان کے دلوں میں تقویت بھر سکتا ہے۔ مگر میں تو ایسا کر سکتا ہوں۔ خوف کرنے کی کوئی وجہ نہیں

چنانچہ ان غلاموں نے مظالم سہے۔ مصائب جھیلیں۔ مگر اف تک نہ کی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کا مالک تپتی ریت پر لٹا کر خود اوپر چڑھ بیٹھتا۔ اور شرک کے کلمات کہنے پر مجبور کرتا۔ مگر ان کی نحیف اور خشک زبان احد احد کے سوا کچھ کہنے کے لئے تیار نہ تھی۔

پھر ان مصائب نے صرف غلاموں پر ہی اکتفا نہ کی۔ بلکہ معززین کی بھی نوبت آنے لگی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا معزز بارسوخ نیک دل انسان بھی اس سے بچ نہ سکا۔ اور آپ نے مجبور ہو کر ہجرت کی تیاری شروع کی۔ آپ کو رخت سفر باندھتے ہوئے دیکھ کر ایک مشرک رئیس مکہ نے کہا۔ ابوبکر کیا سفر کی تیاریاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں مکہ کے لوگ جنہیں ہم کچھ نہیں کہتے۔ چین نہیں لینے دیتے۔ نکلنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ رئیس نے کہا۔ ابوبکر جس شہر سے تمہارے جیسا نیک فطرت آدمی نکل جائے۔ کیا وہ شہر بھی بچ سکتا ہے؟ چلو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے پناہ کا اعلان کر دیا۔

تو دیکھو اس وقت جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رفیق اور دست راست آپ سے جدا ہونے کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ آپ کو اسکی جدائی کا غم کھا رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے عرش سے پکارا۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ کہ میں اس بات پر قادر ہوں۔ کہ تمہارے رفیق سفر کو تم سے جدا نہ ہونے دوں۔

پھر مصائب نے اور شدت اختیار کی۔ اور آپ کی ذات اقدس بھی ان سے محفوظ نہ رہ سکی۔ ایک روز آپ صفا و مروہ کے درمیان ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کی زبوں حالی پر اظہار افسوس کر رہے تھے۔ کہ

ابو جہل بڑے طمطراق سے آپ کے پاس آیا۔ اور آپ کو بے نقط سنانی شروع کیں۔ آپ نہایت خاموشی سے گالیاں سنکر گھر واپس آ گئے۔ یہ ماجرا حضرت حمزہ کی ایک لونڈی دیکھ رہی تھی۔ جب حضرت حمزہ شکار سے واپس آئے۔ تو اس نے ابو جہل کی اس گستاخی کا ذکر ان سے کیا۔ جس پر آپ کو سخت غصہ آیا۔ اور سیدھے ابو جہل کے پاس گئے۔ جبکہ وہ اپنے دوستوں میں یہی واقعہ سنا کر اپنی شیخی بگھار رہا تھا۔ جاتے ہی آپ نے ابو جہل کے منہ پر زور سے کمان ماری اور کہا۔ تم بڑی بہادری کا دعوےٰ کرتے ہو۔ اگر طاقت ہے تو آؤ میرے مقابلہ میں۔ دیکھو میں تمہیں کس طرح ذلیل کرتا ہوں۔ حضرت حمزہ بے شک بہت معزز تھے۔ مگر ابو جہل کو مکہ میں بادشاہ کا مرتبہ حاصل تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اس کے ساتھی غصے سے لال پیلے ہو کر حملہ کے لئے اٹھے۔ مگر اس نے خود یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ نہیں مجھ سے ہی زیادتی ہو گئی تھی۔

اس وقت جب ابو جہل گالیاں دے رہا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموشی سے ان کو سن رہے تھے۔ اس خیال سے کہ میرا کام ان کا جواب دینا نہیں۔ اور نہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔ عین اس وقت عرش سے اللہ تعالیٰ پکار رہا تھا۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ یعنی اے محمد بے شک تم تو مقابلہ کے لئے تیار نہیں۔ مگر ہم تو چپ نہیں رہ سکتے ہم اس گستاخی کا مزا چکھائیں گے۔

اس کے بعد ظلم حد سے بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے لئے مکہ میں رہنا بھی ناممکن ہو گیا۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی ہجرت کا حکم دیا۔ وہاں بھی مکہ والے پہنچ گئے۔ اور شاہ نجاشی سے مطالبہ کیا۔ کہ یہ ہمارے بھگوڑے ہیں۔ انہیں واپس دے دیا جائے۔ نجاشی نے مسلمانوں کو بلا کر حالات دریافت کئے اور یہ معلوم کر کے کہ دین مذہب جس پر وہ قائم ہیں۔

نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور مکہ والے خواہ مخواہ ان پر مظالم ڈھاتے ہیں دینے سے انکار کر دیا۔ تب مکہ والوں نے پادریوں کو اپنا آلہ کار بنایا۔ اور ان سے شاہ نجاشی کے پاس سفارش کرائی۔ مگر بادشاہ اصلیت معلوم کر چکا تھا۔ اس نے ان کی سفارش کو بھی ٹھکرا دیا۔ پادری بہت برافروختہ ہوئے اور نجاشی کو مخالفت کی دھمکی دی نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا۔ اور انہیں دکھا کر کہا کہ میں تمہاری اس تنکا کے برابر بھی پروا نہیں کرتا۔ جاؤ جو چاہو کرو۔ وہی خدا جس نے پہلے مجھے تمہارے شر سے محفوظ رکھا۔ اب بھی محفوظ رکھے گا۔

اس وقت جب مکہ والے مسلمانوں کو واپس لانے کی کوشش کر رہے ہونگے۔ یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل دھڑک رہا ہوگا۔ مبادا یہ اپنے بد ارادہ میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر عین اس وقت عرش سے اللہ تعالےٰ کی صدا بھی بلند ہو رہی ہوگی

الیس اللہ بکافٍ عبدہ

(باقی)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شدید علالت

شروع ماہ سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بہت ہی شدید بیمار ہیں۔ اور سخت نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔ بے چینی بہت ہے نیند نہیں آتی۔ گھبراہٹ بے حد ہے کھایا کچھ نہیں جاتا۔ احباب نہایت ہی زاری کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد تر کامل صحت عطا فرمائے۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے جیسی مجموعہ اوصاف تھی۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے اخلاق فاضلہ کے جس قدر بہترین نمونے دکھلائے ہیں یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ ان کی نظیر دنیا کی تاریخ میں شروع سے لے کر اس وقت تک کسی ملک کے کسی

پیدا نہیں کیا۔ جب ہمارا آقا آیا تھا۔ خدا کے نبی آئے اور بکثرت آئے۔ اور دنیا کے ہر گوشہ میں آئے۔ اور وہ سب کے سب ہی مقدس اور محترم تھے۔ مگر لاریب حضور کے درجہ تک ایک بھی نہ پہنچا۔ حضور سے پہلے مختص القوم اور مختص المقام نبی آتے تھے اور خدا کا پیغام بندوں کو پہنچا کر چلے جاتے

ہم کرنے میں جیسے جیسے اعلیٰ اور پاکیزہ نمونے حضور نے قائم کئے ہیں وہ یقیناً رہتی دنیا تک اپنی نظیر آپ رہیں گے اور قیامت تک دکھوں میں مبتلا انسانوں کی رشد۔ اور ہدایت کا موجب بنتے رہیں گے سچ کہا اکبر الہ آبادی نے

رسول اکرم کی سیرت کو پڑھو تو دل سے تا بہ مرگ
وہ آپ ثابت کرے اپنا عظیم ہونا عجیب تر

انسان نے نہیں دکھائی۔ ہمارا یہ ایمان محض اور خیالی نہیں۔ بلکہ ہمارے اس عقیدہ کی بنیاد مضبوط دلائل پر قائم ہے کہ نادر تحقیق سے بھی کسی دور میں کسی انسان کا ...

ہے۔ مگر حضور ایک دو ملکوں یا دو چار قوموں کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور قیامت تک آپ کی نبوت اور شریعت کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ حضور کامل

نبی تھے۔ اور اسی لئے آپ نے دنیا کے سامنے کامل خدا، کامل کتاب اور کامل شریعت پیش کی۔ اگر تمہیں اس صداقت کے ماننے میں تامل ہے۔ تو پھر لاؤ پیش کرو دنیا کی کسی حصے کے کسی نبی کا ایسا کلام جس نے اسلام سے زیادہ بہتر خدا پیش کیا ہو۔ تمام الہامی کتابیں اور سارے صحف سماوی ہمارے سامنے ہیں اور بلاشبہ سب ہی پاک اور مقدس ہیں۔ لیکن ذرا انصاف کا دیکھو تو خدا کی قسم تمہیں قرآن جیسی جامع کتاب کوئی دوسری نہیں ملے گی۔

جو ضروری تھا وہ سب اس میں آ گیا
پھر ہر زمانہ اور ہر قوم کے تقاضوں کے مطابق جیسی مناسب کامل اور اکمل شریعت رسول اللہ لائے آپ جیسی شریعت کوئی اور تو دکھاؤ۔ پس خدا کے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس انسان کامل پر جس کی بدولت ہم کو یہ نعمتیں ملیں۔

حضور کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق عالیہ کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو دو چار مجلدات بھی اس کے لئے کافی نہ ہوں۔ مختصر یہ کہ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

حضور کی زندگی کا کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو اپنے اندر اخلاق و موعظت اور پند و نصیحت کے ہزارہا موتی نہ رکھتا ہو۔ اور اپنی عمر کے ہر حصہ میں جیسے بہترین نمونے آپ نے پیش کئے ہیں۔ وہ صاف ثابت کرتے ہیں کہ حضور کی ذات اقدس تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا جب آپ بچے تھے تو آپ نے ایسے اخلاق دکھائے جو دنیا بھر کے بچوں کے لئے قابل تقلید ہیں۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے ایسے کام کئے جو ہر نوجوان کے لئے نمونہ ہدایت ہیں۔ جب آپ بوڑھے ہوئے تو آپ نے ایسے کارنامے انجام دیئے جو ہر عمر رسیدہ کے لئے رنگ میں کام دے سکتے ہیں۔ جب آپ مغلوب تھے۔ تو جس حیرت انگیز صبر کے ساتھ آپ نے ظالموں کے ظلم سہے وہ اپنی نوعیت میں بے نظیر ہیں۔ جب آپ غالب ہوئے۔ تو جس فیاضی کے ساتھ آپ نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا دنیا کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ پھر بچوں کے ساتھ شفقت کرنے میں غلاموں کے ساتھ رحم کرنے میں عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بیویوں کے ساتھ محبت کرنے میں اور خادموں کے ساتھ برتاؤ

حفاظت مرکز اپنی جان کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے

دورۂ حاضرہ میں جس پُر خطر اور مکدر فضا سے ہم گزر رہے ہیں۔ وہ احباب سے مخفی نہیں ہے۔ ملک کی فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے۔ کہ قومیں اپنے انسانیت کے مقام کو بھول کر وحشیانہ حرکات کی طرف مائل ہو چکی ہیں۔ ان غیر معمولی حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق جماعت سے غیر معمولی قربانیوں کی تحریک وقف جائداد وقف آمدن پیش کی ہے جس پر مستقبل قریب میں بہت سے اہم کاموں کی بنیاد رکھی جانیوالی ہے حفاظت مرکز کی تحریک حضور کے ارشادات کی روشنی میں کسی مزید وضاحت کی محتاج نہیں ہے شعائر اللہ کی حفاظت اور مرکز کا استحکام جو ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے اسی تحریک کے ذریعہ سے سر انجام ہونا ہے پس احباب جماعت کے لئے یہ ساعت آزمائش کی ساعت ہے۔ جماعت کے اکثر حصہ نے حضور کی آواز پر فوراً لبیک کہتے ہوئے اس امتحان میں عظیم الشان کامیابی حاصل کر لی ہے۔ مگر ابھی جماعت کا کچھ حصہ ایسا ہے۔ جس نے صحیح طور پر اس تحریک کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے اس میں حصہ نہیں لیا۔ وعدوں کی آخری تاریخ میں اب صرف تین دن باقی رہ گئے ہیں۔ پس ایسے احباب کو جنہوں نے ابھی تک اس عظیم الشان تحریک میں حصہ نہیں لیا فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ میعاد مقررہ کے گزر جانے کے بعد ان کے دل میں اس تحریک میں شامل ہونے کی حسرت رہے۔ کیونکہ ۳۰ جون کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال

اقلیتوں کا مسئلہ
اور
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

(از خورشید احمد صاحب)

مستقبل قریب میں ہندوستان میں دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم ہونے والی ہیں۔ یعنی ہندوستان اور پاکستان۔ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں ہوں گے۔ اور پاکستان میں غیر مسلم۔ ان حکومتوں میں اقلیتوں سے کیا سلوک کیا جائیگا۔ یہ وہ اہم سوال ہے۔ جو ہندوستان کے مسلمانوں اور پاکستان کے غیر مسلموں کے قلوب میں تشویش پیدا کر رہا ہے۔ اگر اس سوال کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کر لیا گیا۔ اور دونوں حکومتوں میں اقلیتوں کے تمام حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کر دیا گیا۔ ایسا انتظام جس سے خود اقلیتیں مطمئن ہو جائیں۔ تو یقین جانئے دونوں حکومتوں میں خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ رہے گا۔ لیکن اگر اقلیتوں کے حقوق کے بچاؤ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا۔ بلکہ انہیں غصب کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو دونوں مملکتوں میں بد امنی اور بے اطمینانی کا ایک لا متناہی سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ جس کی وجہ سے راعی اور رعایا دونوں کے لئے چین کا سانس لینا مشکل ہو جائیگا۔

اقلیتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟

ذیل میں ہم وقت کے اس اہم سوال کے جواب میں دنیا کے کامل ترین انسان اور دنیا کے بہترین حاکم اور بادشاہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کا اسوہ حسنہ پیش کرتے ہیں۔ کہ یہی وہ اسوہ حسنہ ہے جس پر عمل کرنا ہندوستان میں آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں کی کامیابی و کامرانی کا بہترین ضامن ہے۔

جن لوگوں کے ہاتھ میں عنقریب مملکت پاکستان کی زمام [illegible] آنے والی ہے۔ ان پر بالخصوص یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ اقتدار میں اپنے آقا و مولا (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کے اسوہ کو ہر لمحہ سامنے رکھ کر اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کریں۔ اور بجائے اقلیتوں کے جسموں پر حکمران ہونے کے ان کے قلوب کو مسخر کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جب پاکستان میں رہنے والی اقلیتیں اپنے حکمرانوں کے اس برتاؤ کو دیکھیں۔ تو وہ بھی بے اختیار مسلمانوں کے آقا و سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے رحمتوں اور برکتوں کی دعا مانگنے پر مجبور ہو جائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشادات

رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنے متبعین سے اور جاں نثاروں سے اقلیتوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک کرنے کی توقع رکھتے تھے؟ اس کا اندازہ حضور کے ان کلمات طیبات سے ہو سکتا ہے۔

(۱) من ظلم معاهدًا او انتقصه او كلفه فوق طاقتهم او اخذ منه شيئًا بغير طيب نفسه فانا حجيجه يوم القيامة (ابوداؤد) یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم پر جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہے کوئی ظلم کریگا۔ یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائیگا۔ یا اس پر کوئی ایسی ذمہ واری یا ایسا کام ڈالیگا۔ جو اسکی طاقت سے باہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز بغیر اسکی دلی خوشی اور رضامندی کے لیگا۔ تو اے مسلمانو! اس کو قیامت کے دن اس غیر مسلم کی طرف سے ہو کر اس مسلمان کے خلاف خدا تعالےٰ سے انصاف چاہوں گا۔

(۲) من قتل معاهدًا لم يرح رائحة الجنة (بخاری) یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا ارتکاب کریگا۔ جو کسی لفظی یا عملی معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنت کی ہوا سے محروم رہے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اسوہ حسنہ

رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک ایک ورق حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کا عملی نمونہ نظر آتا ہے۔ صرف چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) بنو نضیر کی جلاوطنی کے موقع پر انصار اور یہود کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ یعنی یہودی انصار کی اولاد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔ اور انصار انہیں روکتے تھے۔ جب معاملہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔ تو حضور نے مسلمانوں کے خلاف اور یہود کے حق میں فیصلہ فرمایا۔" (ابوداؤد کتاب الجہاد)

(۲) ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ آپؐ اسکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ (بخاری)

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابی حضرت سہلؓ اور حضرت قیسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ آپؐ غیر مسلموں کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں تھی؟ (بخاری)

(۴) ایک دفعہ ایک صحابی نے کسی یہودی کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حضرت موسیٰ پر ایسے رنگ میں فضیلت بیان کی۔ جس سے اس یہودی کو صدمہ پہنچا۔ آپؐ نے اس صحابی کو ملامت فرمائی۔ اور فرمایا تمہارا یہ کام نہیں کہ خدا کے نبیوں کو اس طرح بعض کو بعض پر افضل بیان کرتے پھرو۔ پھر آپؐ نے حضرت موسیٰ کی ایک جزوی فضیلت بیان فرمائی۔ اور اس طرح اس یہودی کی دلداری فرمائی۔ (بخاری)

(۵) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی طرف سے یہودی اقلیت کے ساتھ ایک معاہدہ فرمایا۔ یہ معاہدہ اس قابل ہے کہ نہ صرف ہندوستان کی تمام اقوام بلکہ یورپ کی وہ اقوام بھی اسے اپنے لئے مشعل راہ بنائیں جو کمزور اقلیتوں سے جبرًا بعض شرائط منوانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور پھر اس کا نام معاہدہ رکھتی ہیں۔ اس معاہدہ کی چند شرائط ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسلمان اور یہودی آپس میں ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ رہیں گے۔ اور ایک دوسرے پر زیادتی اور ظلم نہیں کریں گے۔

(۲) دونوں قوموں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

(۳) تمام باشندوں کی جانیں اور اموال محفوظ ہوں گے سوائے اس کے کہ کوئی شخص ظلم یا جرم کا مرتکب ہو۔

(۴) ہر قسم کے اختلافات اور تنازعات کا فیصلہ ہر قوم کی اپنی شریعت کے مطابق کیا جائیگا۔

صحابہ کرام کا طرز عمل

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اس تعلیم کا صحابہ کرامؓ پر ایسا اثر تھا۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے تو آپ نے خاص طور پر یہ وصیت فرمائی:۔

"میں بعد میں آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا سے بہت نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے۔ ان کے معاہدات کو پورا کرے۔ ان کی حفاظت کرے۔ ان کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑے۔ اور ان پر قطعًا کوئی ایسا بوجھ یا ذمہ واری نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔" (کتاب الخراج صفحہ ۷۲)

(۲) ملکی عہدوں کے معاملہ میں بھی غیر مسلم رعایا کے حقوق کا خیال رکھا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایک عیسائی ابوزبید نامی کو ایک جگہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ (اصابہ جلد ۴)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم کے ماتحت اپنی غیر مسلم رعایا کے حقوق اور ان کے آرام و آسائش کا اتنا خیال رہتا تھا۔ کہ وہ اپنے گورنروں کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ غیر مسلموں کا خاص خیال رکھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ غیر مسلموں کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے ان سے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم نے مسلمانوں کی طرف سے حسن وفا اور حسن سلوک کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ (اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد)

ہم نے اختصار کے ساتھ صرف چند واقعات کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ ورنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور صحابہؓ کی زندگیاں اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ تفصیل کے لئے قارئین حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

ہمارا آقا صلی اللہ علیہ وسلم
غیروں کی نظر میں

سر ولیم میور: "محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس طائف کے سفر میں ایک نہایت اعلیٰ جوانمردانہ حالت پائی جاتی ہے۔ ایک یکہ و تنہا شخص جس کو اپنی قوم کے لوگوں نے بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے خدا کے نام پہ دلیرانہ آگے بڑھا۔ ..... اس سے ایک نہایت قوی روشنی اس امر پہ پڑتی ہے کہ اس کو اپنے کام کے منجانب اللہ ہونے کا کس شدت کے ساتھ یقین تھا" (لائف آف محمدؐ)

آر۔ ڈی اوسبورن: "یہ آپؐ کی بڑی خوبی ہے کہ آپؐ ایک ایسی قوم کے درمیان جو بت پرستی میں منہمک تھی۔ توحید الٰہی کے صاف اور روشن ادراک تک پہنچ گئے۔"

مسٹر طامس کارلائل: "وہ ایک ذی شکیت اور غیر معمولی طاقتوں والی روح تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جو سوائے راست باز ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے۔ اور جس کو خود قدرت نے سچا اور راست باز پیدا کیا تھا۔"

موسیو اوجین کلوفل: "محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام دنیا کو فتح کرنا۔ اور اسلام کا بول بالا کرنا چاہا۔ مگر غیر مذاہب والوں پہ کسی طرح کا جبر و ستم کرنا روا نہیں رکھا۔ ان کو مذاہب اور رائے کی آزادی عطا کی۔ اور ان کے تمدنی حقوق قائم رکھے۔"

گاندھی جی: "میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں یہ حقیقت مجھ پہ آشکار ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفائے اوّلین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پہ منحصر ہے۔"

تحصیل بٹالہ میں سبز کھاد کے لئے تخم سن

ہر سال زمین سے پیداوار حاصل کرنے سے زمین کی طاقت میں کمی واقع ہو جاتی ہے گوبر کی کھاد زمینداروں کے پاس کافی مقدار میں نہیں ہوتی۔ تاکہ وہ زمین میں ڈال کر اس کی طاقت کو برقرار رکھ سکے۔ اس لئے محکمہ زراعت کی طرف سے سن کا بیج برائے سبز کھاد مفت دیا جا رہا ہے۔ جن زمینداروں کا مالیہ سالانہ ۲۵/ روپیہ تک ہو۔ ان کو بیج مذکور مفت ملے گا۔ ۲۵/ روپیہ سے زائد مالیہ ادا کرنے والے زمیندار اسے مفت حاصل نہیں کر سکتے مگر ان کے مزارعان ان کی زمینوں کے لئے مفت لے سکتے ہیں۔ جن زمینوں میں اکتوبر ۱۹۴۷ء میں گندم کاشت کرنی ہو۔ وہاں پہلی بارش ہوتے ہی بودی جائے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ وہ فوراً اپنی درخواستیں مقدم زراعت قادیان کو دے دیویں۔ زبانی ان کو طریقہ کاشت و برداشت مشرح تخم بتا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ترقی دادہ آلات و زراعت دکھیلدار لو دے دکھا د۔ اور گندم کے بیج کی بھی سکیمیں ہیں۔ مگر ہر ایک چیز میں مالیہ کا سوال ضرور ہوگا۔

مخاطبت علی شاہ مقدم
زراعت قادیان

حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں کو دینی اور دنیوی سے مالا مال فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے

(۱) نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کر دیا
(۲) محمد رمضان صاحب گجراتی 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃
(۳) محمد عمر ثناء اللہ صاحب بلد مشرف 〃 ۱/۸ 〃 ۱/۶ 〃 〃

سیکرٹری بہشتی مقبرہ
قادیان

نئے ارض و سماء
وسط یورپ کے اخبارات میں احمدیت کا ذکر

(از مکرم عبد اللطیف صاحب مجاہد اسلام از زیورک)

ذیل کا مضمون سوئٹزرلینڈ کے دو اخبارات "ANZEIGER" انسائیگر کی اشاعت مورخہ ۹ مئی میں اور "کرشن ہو بلاٹ" "KIRCHENBLATT" مورخہ ۵ مئی میں شائع ہوا ہے۔

(جرمن سے ترجمہ)

احمدیت سوئٹزرلینڈ میں

ایک اسلامی مشن احمدیت جس نے دنیا کے مختلف حصوں میں کامیابی حاصل کی ہے کے دو پیغامبر کچھ وقت سے زیورک LANDOLT STRASSE ۳۶ میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے لوگوں کے نام ایک پیغام جاری کیا۔ یہ دونوں شیخ ناصر احمدؐ اور مسٹر جی۔ اے بشیر اسلام کے مبلغ کہلاتے ہیں اور برخلاف دوسرے مسلمانوں کے ان کا ادعا ہے کہ ان کی جماعت اپنے عقائد قرآن سے پیش کرتی اور قرآن سے ہی ان کی صداقت ثابت کرتی ہے۔ وہ مسلمان جو احمدیت کو نہیں مانتے حقیقی اسلام سے ناآشنا ہیں۔ اور دنیاوی عقائد کے دلدادہ ہیں۔ بعینہٖ یہی حال عیسائیوں کا ہے۔ اس لئے اس جماعت کے اراکین نہ تو سُنّی ہیں اور نہ ہی شیعہ بلکہ وہ مسیح موعودؑ اور مہدی (حضرت) احمد کے معتقد اور متبع ہیں۔ جو کہ ان کے نزدیک یسوع ناصری کی آمد ثانی ہیں۔ جن کا ظہور ہندوستان میں مذہبی اور روحانی طور پہ ہوا۔ احمد کی آمد کے ذریعہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی روحانی طور پہ پوری ہوئی ہے۔ کیونکہ مسیح بوجہ فوت ہو جانے کے جسمانی طور پہ دوبارہ نہیں آ سکتا۔ احمد آف قادیان یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے روحانی طور پہ مسیح ہیں جن کا وہ انتظار کرتے رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح کی خو بو پر آئے ہیں جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا ایلیا کی خو بو پہ مبعوث ہوا تھا۔ قادیان بٹالہ کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں حضرت احمدؑ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں مرزا غلام مرتضیٰ کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔

۱۸۸۹ء میں آپ کو خدائی وحی کے ذریعہ عرفان حاصل ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں آپ نے اپنے ماننے والوں سے اپنے کام کو پورا کرنے کا عہد لیا۔ ۱۸۹۱ء میں انہیں ایک رات ایک خاص وحی کے ذریعہ یقینی طور پہ بتایا گیا کہ مسیح ناصریؑ جس کی آمد ثانی کا جسمانی طور پہ مسلمان اور عیسائی اعتقاد رکھتے ہیں۔ قطعی طور پہ وفات پا چکا ہے۔ اور وہ زمین پہ دوبارہ نہیں آ سکتا۔ اور اس کی آمد ثانی کا ظہور کسی اور شخص کے ذریعہ ہوگا۔ جو اس کی خو بو پہ آئے گا۔ اور یہ روحانی آمد سوائے (حضرت) احمد آف قادیان کے اور کسی کی نہیں۔ وہ مسلمان جو اب تک آپ کی تعلیم پہ سمجھتے ہوئے کرتے تھے کہ وہ ان کی میں سے ہیں۔ اب شدت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے ماننے والے ان کے ساتھ دلی محبت اور اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور انہیں مسیح موعودؑ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ اپنے بارہ حواریوں کے ذریعہ یسوع مسیح کی طرح جگہ بجگہ پھرتے رہے۔ نبی اور مہدی احمد بخشش کی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی تعلیم احمدیہ اسلام ہے۔ مسیح کی وفات کے ذریعہ نجات کی تعلیم کی آپ نے تردید کر دی اور بتایا کہ مسیح کے خون کا اعتقاد نیکی کے وجود کے لئے ضرر رساں ہے۔ اور کہ نیکی روح خدا کے سامنے کافی ہے۔ روح القدس جبرائیل فرشتہ ہے۔ مسیح خدا کا بیٹا روحانی طور پر ہے۔ جس طرح ہم سب خدا کے بیٹے ہیں۔ اگر ہم اسلام کو مانتے ہوں تو حضرت محمدؐ کا درجہ نبیوں کی مہر کا ہے اور نبوت آپ پہ ختم ہے۔ حضرت احمد کی آمد

مسیح کی آمد ثانی ہے جو مسیح موعود کی حیثیت سے سب لوگوں کو ایک مذہب یعنی احمدیہ اسلام میں ایک متحدہ اخوت پر جمع کرتے اور امن قائم کرتے ہیں۔

نوٹ:- ہمیں خواکسار گذشتہ دنوں معدہ کی خرابی کے باعث زیادہ بیمار رہا ہے۔ اب بفضلہ تعالےٰ حضور اور احباب جماعت کی دعاؤں کی برکت سے بہت حد تک بیماری رفع ہو چکی ہے آئندہ بھی احباب اس عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں

قادیان کی جائداد

چند قطعات ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں قابل فروخت ہیں۔ جو لوگ اسوقت قادیان میں جائداد حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان کے لئے نادر موقع ہے۔ مجھ سے براہ راست یا عزیزم مرزا ظفر احمد سے خط و کتابت کریں۔ مکمل نقشہ معہ قیمت قطعات طلب کرنے پر روانہ کیا جائے گا۔ چونکہ قطعات صرف چند باقی ہیں۔ اور میں ایک خاص تجارتی اور صنعتی سکیم کے مدنظر یہ قطعات فروخت کر رہا ہوں۔ اس لئے صرف نقد قیمت ادا کرنے والے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(خاکسار) مرزا شریف احمد

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گرد اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں آنکھوں کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ چھ ماشہ ۵ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

طب یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دے گا!

لاجواب منجن:- یہ منجن واقعہ میں لاجواب ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے جملہ امراض مثلاً پائیوریا۔ درد پانی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ ڈیڑھ روپیہ شیشی

سونے کی گولیاں:- زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتے کا کورس ساڑھے سات روپے ایکماہ چودہ روپے۔ ہر موسم میں یہ گولیاں یکساں مفید ہیں

زد جام عشق کلاں:- بیحد مقوی پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ایکماہ کا کورس بارہ روپے دو ہفتہ چھ روپے

حب جواہر مہری عنبری:- مقوی دل و دماغ، روح باصرہ خفقان وحزن معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:- مقبول خاص و عام۔ قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:- آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ دو روپے شیشی

روح نشاط:- دل و دماغ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دس روپے چھٹانک

بواسیری:- بواسیر کا حکمی علاج۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:- تجربہ شدہ زود اثر بے حد مفید مرکب ہے ایکماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:- دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک رتی۔

اکسیر امراض گوش:- کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی۔

اکسیر اٹھرا:- اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد:- حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مکمل کورس قیمت بیس روپے

سپاری پاک:- کثرت طمث زیادتی حیض اسیلان الرحم و سفید رطوبت کا آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:- کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے ۱۲ سینکڑہ

مرکب افسنتین:- مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

(مقامی ایجنسی:- جنرل سپلائی سٹورز قادیان)

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان کو لکھیں

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳ء
نمبر ۱۵۲ جلد ۲۵

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب

سب جج بہادر درجہ اوّل سرگودہا

صالحون ولد محمد ر انجھا سکنہ بدو تحصیل بھلوال

بنام

رسول بی بی وغیرہ

دعویٰ دخلیابی اراضی

بنام حیات وبخشہ بالغان ورسولا نابالغ بولایت حیات برادر خورد سکنہ بدو تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا قائم مقامان مولو متوفی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم ۲۳ اگست بوقت ۸ بجے حاضر عدالت نہ ہوں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی:-

آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۳ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت طلب ہوا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ایک نہایت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریبًا قریبًا مکمل ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کسی کمپنی کے پاس اتنا سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ مگر دست ہر دس روپیہ کے حصہ میں صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچسد روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ ان ہی کو ترجیح دی جائیگی دوستوں کی آسانی کیلئے ہمنے فارم چھپوائے ہوئے ہیں جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد

ضروری خبریں!

اتحادی تنظیم کا یوم تاسیس

لنڈن ۲۱ جون۔ گذشتہ جنگ کے بعد اتحادی اقوام کی تنظیم کی جو بنیاد رکھی گئی تھی آج اس کا یوم تاسیس منایا گیا۔ اس موقعہ پر برطانیہ اور فرانس کے وزرائے اعظم۔ امریکہ اور چین کے پریذیڈنٹ اور روس کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ مسٹر اٹلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج سے دو سال قبل ہم نے اس تنظیم کی بنیاد رکھتے ہوئے وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم دنیا میں امن برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ہم آج بھی اس وعدہ پر قائم ہیں۔ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے کہا۔ دنیا کی بہت سی امیدیں اس تنظیم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس تنظیم نے تمام اقوام کی تہذیب و تمدن کی حفاظت کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ روس کے نمائندہ نے کہا۔ دنیا کے امن کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے خوش قسمتی سے وہ تمام اتحادی اقوام کو حاصل ہیں۔ چین کے پریذیڈنٹ جنرل چیانگ کائی شیک نے کہا دنیا کی بھلائی اور امن کا صرف ایک طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر اتحادی قوم دنیا کی بہتری کو اپنی قوم کی بہتری پر ترجیح دے

پاکستان دستور ساز اسمبلی میں سندھ کے نمائندے

کراچی ۲۶ جون۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ سندھ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائے۔ ۳۳ ممبروں نے اس کے حق میں۔ اور ۲۰ ممبروں نے اس کے خلاف ووٹ دئیے۔ اس سلسلے میں ایک ہندو اور تین مسلمان نمائندے منتخب کئے گئے جن کے نام یہ ہیں مسٹر جے داس دولت رام (کانگرسی) پیرزادہ عبدالستار۔ مسٹر محمد ہاشم گزدر۔ مسٹر کھوڑو۔

پاکستان کیلئے مسلمان سائنسدانوں اور دیگر ماہرین کی ضرورت

مسٹر لیاقت علی خاں کا اہم بیان

نئی دہلی ۲۶ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں پاکستان کے لئے سائنسدانوں اور دیگر ماہرین کی خدمات طلب کی ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان میں تعمیری صلاحیتوں کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان سائنسدانوں ٹیکنیشنوں، سپیشلسٹوں اور دیگر ممتاز شخصیتوں کی فہرست مرتب کرنی ضروری ہے تاکہ ضرورت پر ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ خدمات پیش کرنے والوں کو یقینی طور پر بلا لیا جائے گا

اس سلسلے میں دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اشتیاق حسین قریشی تمام تفصیلات فراہم کر رہے ہیں۔ ہر پیشکش ان کے نام بھیجی جائے۔ لیکن خط ٹائپ شدہ ہو۔ یا اسے بڑا صاف تحریر کیا جائے۔ نام پیدائش اور ایڈریس جلی حروف میں دئیے جائیں۔ ایسے اصحاب اپنے تعلیمی تجربہ کے علاوہ یہ بھی بتائیں کہ وہ کس نوعیت کا کام کرنا چاہتے ہیں۔

صوبہ سرحد ہندوستان کی یونین میں نہیں جا سکتا

ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

پشاور ۲۶ جون۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں پٹھانستان کے مطالبہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا پنجاب کی تقسیم کے فیصلہ کے بعد صوبہ سرحد کیلئے ہندوستان کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں رہی۔ دوسری طرف گذشتہ انتخابات میں سرحد کے عوام نے پاکستان کے خلاف رائے دی تھی۔ ان دونوں امور کے بعد ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم آزاد پٹھانستان کا مطالبہ کریں۔

امرتسر کے پناہ گزینوں کیلئے اناج فراہم کیا جا سکتا ہے

لاہور ۲۶ جون۔ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ کو امرتسر کے پناہ گزینوں کے لئے گندم اور آٹا درآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ گندم اور آٹا پناہ گزینوں میں مفت تقسیم ہوگا۔

افغانستان میں غیر مسلموں کو برابر حقوق حاصل ہیں

نئی دہلی ۲۶ جون۔ افغان قونصل جنرل متعینہ ہند سردار غلام محمد نے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ افغانستان میں ہندو غلاموں کی طرح رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ ہندو اور سکھ جو افغانستان کے قومی باشندے ہیں عام افغانی باشندوں کی طرح شہری حقوق رکھتے ہیں۔ اور ان سے کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔

مشرق وسطیٰ میں پاکستانی سفیر

نئی دہلی ۲۶ جون۔ اورینٹ پریس کو نہایت موثق طور سے معلوم ہوا ہے کہ چوہدری خلیق الزمان ممبر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی و لیڈر اپوزیشن یو پی لیگ اسمبلی پارٹی کو مشرق وسطیٰ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۲۶ جون۔ جنرل لوکہارٹ نے آج گورنر سرحد کے عہدہ کا حلف اٹھایا ہے۔

وزیر اعظم انڈونیشیا مستعفی ہو گئے

جنیوا ۲۶ جون معلوم ہوا ہے کہ جاوا اور سماٹرا کی انڈونیشین ری پبلک یونین کے وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار نے وزارت عظمیٰ کے عہدے سے استعفا دیدیا ہے۔ ابھی تک اس استعفے کی وجوہ کا علم نہیں ہو سکا۔ انڈونیشن کے صدر ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو نے فی الحال یہ استعفا منظور نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سلسلے میں اپنے دیگر رفقائے کار سے مشورہ حاصل کئے بغیر کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔

گزیٹڈ افسران کی نئی تقرریاں بند کر دو

لاہور ۲۶ جون۔ تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں قائم کردہ سٹیرنگ کمیٹی کے ارکان سید یعقوب شاہ اور مسٹر سچدیو نے پنجاب کے تمام سرکاری محکموں کو یہ ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ فی الحال کسی کو زمین عطا نہ کریں۔ گزیٹڈ افسران کی نئی تقرریاں بند کر دیں۔ اور ہر قسم کا تعمیری کام روک دیں۔

ایک قوم کی حیثیت سے ہندوستان ختم ہوا

کولمبو ۲۶ جون۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر بھوپٹکر نے تامل ناڈ ہندو مہاسبھا کے چھٹے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ تمام ہندوؤں کے لئے ہندو مہاسبھا کا پیغام یہ ہے کہ "سیاست کو ہندو بناؤ۔" اور ہر ہندو کو سپاہی بناؤ۔ آپ نے کہا ایک قوم

ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کیلئے کمیٹی

نئی دہلی ۲۶ جون۔ ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کے لئے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک سر جادو ناتھ (؟) مسٹر آرتھر سمتھ گورنر اڑیسہ اور مسٹر محمد علی پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

خان آف ممدوٹ کا بیان۔ غیر مسلموں کی تکلیف کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی

لاہور ۲۶ جون۔ ٹاؤن ہال میں ہندو سکھ اور مسلمان نمائندوں کا ایک جلسہ میاں امیرالدین میئر لاہور کارپوریشن کی صدارت میں ہوا۔ خان آف ممدوٹ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسلمان ہر قسم کی اشتعال انگیزی کے باوجود پر امن رہیں۔ آپ نے غیر مسلموں کو یقین دلایا کہ آئندہ اگر انہیں کوئی تکلیف ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری وہ اپنے کندھوں پر لیں گے۔

پاکستان گورنمنٹ کے دفاتر کی تعمیر

کراچی ۲۶ جون۔ پاکستان گورنمنٹ کے جو دفاتر تعمیر ہونے شروع ہوئے ہیں۔ ان کی لاگت کا اندازہ ساٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ اگست تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ ایک اور قطعہ زمین میں چھ سو سٹاف کوارٹرز دس لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوں گے۔ نئی گورنمنٹ میں چار ہزار کلرک۔ ایک ہزار چپڑاسی۔ اور دو سو آفیسر ملازم رکھے جائیں گے۔ کیشئر جنرل کا دفتر اس سٹاف کو یکم ستمبر سے تنخواہیں ادا کرنے کیلئے ضروری انتظام کر رہا ہے